Registered. L. No. 89

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۱	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۱ مئی ۱۹۰۹ئہ	جلد ۳۷

لودیانہ کرسچن بک سٹور کی شائع شدہ کتابیں

ستیارتھ پرکاش درپن

مصنف پادری جی- ایل ٹھاکرداس صاحب لاہور

اس کتاب میں ان اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہو جو آریہ سماج کے بانی دیانند سرسوتی نے بائیبل مقدس پر کئے ہیں ہر ایک مسیحی استادوں اور منادوں کے لئے بڑی مفید کتاب ہو قیمت ۸ مجلد ایک روپیہ عـمـ +

گنجینہ اسلام

(رومن اردو) مصنف پادری ای- ایم ویری صاحب ڈی- ڈی

دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسیحی واعظوں اور علم الٰہی کے طالبعلموں کیلئے نہایت ہی مفید کتاب ہو قیمت ۸ مجلد ایک روپیہ عـمـ +

موازنہ مذاہب

مختلف مذاہب کی تعلیمات (رومن اردو)

ڈاکٹر ایچ ایس کیلاگ کے لیکچروں کا مجموعہ جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجہ رام چیتا مبرلی- اے نے ترجمہ کیا ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے۔ قیمت ۸

فوز العظیم بالتصویر

پادری ای- ایم ویری صاحب ڈی- ڈی کی انگریزی کتاب "زینب دی پنجابی" کا بامحاورہ اردو ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونیکی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا ہو قیمت ۸ مجلد ۱۲ +

سمپردائے

مولفہ پروفیسر بی- بی رائے صاحب مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

اس اردو رسالے میں سمپردایوں کی تواریخ و تعلیم اور مختلف ریت و رسم کی تشخیص کی گئی ہو- حجم کتاب ۲۹۲ +

قیمت چھ آنے ۶ مجلد دس آنے ۱۰

گیت کی کتابیں

موٹے حروف کے گیت کی کتاب قیمت ۱۲ بیلیگا- ٹیپ میں گیت کی کتاب کپڑے کی جلد قیمت ایک روپیہ ۱۲

سادہ رومن میں قیمت ۲ سے لیکر ۹ تک

دیہاتی گیتیں

اردو حروف میں قیمت	۹ پائی
ناگری میں "	۹ پائی
گورمکھی میں "	۹ پائی

ایک آنہ ٹریکٹ

بائیبل اور سائنس-

مرزا غلام احمد قادیانی-

ازالۃ المرزا قادیانی-

یسوع مسیح کون تھا (ایک وعظ جو کہ ڈاکٹر مکلوڈ صاحب کی طرف سے ہے)

رسالجات

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے-

ایک مجروح سپاہی-

مسیحی مذہب کی صداقت (جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہی)-

نیندرگاہ میں داخل ہونا-

آرے اے سب لوگو آؤ-

معجزہ-

رسالہ ذنوب محمدیہ-

تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو

لیف لیٹ

آپ کو فرزدہ ہو- قیمت ایک پائی-

خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا کہتا ہے +

خدا سے میل-

فقط ایمان لاؤ-

مسیح پر ایمان لانا کیا ہے-

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

فرنٹ بیٹال- رام پال سنگھ ہیرا کا قصہ- شریف بیبیاں- جاپان کے حالات- چند لیلا لارڈ کلایو ہند میں- تاریخ یونان- رابنسن کروسو- تاریخ مصر- مرقع روس- فوز العظیم- یہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں +

تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۲۱ مئی ۱۹۰۹ء

آریہ پترکا اور ڈاکٹر سنڈرلینڈ

ڈاکٹر سنڈرلینڈ "موڈرن ریویو" میں اپنے خیالات بہ نسبت خدا کے مجسّم ہونے کے ظاہر کرتے ہیں اس امر میں صاحب موصوف قرار دیتے ہیں کہ سچّا خدا شخصی خدا ہے یعنی وہ جو اپنی ہستی سے واقف "عالم" "خود مختیار" اپنی نسبت میں کہہ سکتا ہے۔

صاحب موصوف پوچھتے ہیں کیا خدا اپنے تئیں ظاہر کرسکتا ہے؟ کیا وہ اپنے تئیں بائبل میں ظاہر کرتا ہے؟ ان دونو سوالوں کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ہاں وہ اپنے تئیں ظاہر کرسکتا ہے اور وہ ظہور بائبل میں ہے لیکن اس صاحب کے خیال میں خدا نہ صرف اپنے کو بائبل میں بلکہ ویدوں میں قرآن میں اور سب قوموں کی دینی کتابوں میں اور اپنے سارے کاموں میں اپنی ذات و صفات کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر پوچھیں کہ خدا کہاں ہے تو جواب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر اور سب چیزوں میں بھی اور خصوصاً سب آدمیوں میں مجسم ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی دانست میں یہ خیال آجکل کے لوگوں کی تعلیم میں ہے اور سارے لوگوں کا یہ خیال گویا جدید الہام کا پیغام ہے۔ تعجب کا امر ہے کہ ایسے صاحبان کہاں تک بھولے پھرتے ہیں کہ بائبل کی تعلیم سے فراموش ہوگئے ہیں اس تقریر میں سنڈرلینڈ صاحب خاصکر دو باتوں کے حق میں بڑی غلطی کرتے ہیں اول خدا کے مجسّم ہونے کی نسبت صاحب کے خیال میں مجسّم ہونا اور ہر چیز میں حاضر ہونا ایک ہی بات ہے کیا خوب! بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ خدا صرف یسوع مسیح میں مجسّم ہوا اور سب جو اوتار کہلاتے ہیں خدا کے لائق نہیں ہیں۔ بیشک اگر مسیح صرف گلیل کا بڑا استاد اور نبی ہے تو خدا اس میں مجسّم نہیں ہو سکتا مگر سنئے بائبل کیا تعلیم دیتی ہے "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا . . . . اور کلام مجسّم ہوا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال"۔

سنئے کہ مسیح خود کیا کہتا ہے جب اُس کے شاگرد فیلبوس نے کہا کہ باپ کو ہمیں دکھلا تو یہ ہمیں کافی ہے مسیح نے فرمایا اے فیلبوس میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمیں دکھلا۔ کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے . . . . . . میرا یقین کرو کہ میں باپ میں اور باپ مجھ میں ہے۔ (دیکھو یوحنا کی انجیل ۱۴ باب)

اس کے مطابق عبرانیوں کے نام خط میں مرقوم ہے "اگلے زمانہ میں خدا نے نبیوں کی معرفت باپ دادوں سے حصہ بحصہ اور طرح بطرح کلام کرکے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اس نے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلہ سے اس نے عالم پیدا کئے وہ اُس کے جلال کی رونق اور اس کی ذات کا نقش ہوکر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے وہ گناہوں کو دھوکر عالم بالا پر جناب باری کی دہنی طرف جا بیٹھا"۔ اوتار یا خدا مجسّم صرف ایک ہی ہوا اور وہ یسوع مسیح ہے۔

بیشک یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا نے اپنے تئیں ظاہر کیا۔ اس میں خدا کی ساری خوبیاں مجسم ہوگئی ہیں۔ بیشک خدا نے اوروں کے وسیلے اپنے تئیں ظاہر کیا۔ لیکن کس طرح ظاہر کیا؟ خلقت میں اس نے اپنی ابدی قدرت اور الوہیت کو ظاہر کیا۔ اپنے انتظام میں جس سے سبھوں کی پرورش کرتا اپنی دانائی اور محبت کا اظہار کرتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں وہ اپنی اخلاقی صورت دکھلاتا ہے بائبل اس تعلیم سے بھری ہوئی ہے۔ دیکھو زبور کی تعلیم

اس نئی تعلیم میں بنی آدم کو کوئی نئی بات ظاہر نہیں ہوئی جو تعلیم اس میں صحیح ہے سو نئی نہیں اور جو نئی کہلاتی ہے سو ثابت نہیں۔

اڈیٹر آریہ پترکا ڈاکٹر صاحب موصوف کی تحریر کو پیش کرکے اور جوش میں آکر پکار اٹھا اور جلی حروف میں لکھتا ہے کہ "ڈاکٹر سنڈرلینڈ کہتا ہے" "خدا کا پورا اور کامل اوتار کسی ایک میں نہیں ہے نہ گلیل کے بڑے استاد اور نبی میں۔ لیکن خدا کے انسانی فرزند ہیں"۔

آریہ پترکا کہتا ہے "یہ ایک ہی فقرہ مسیحی دین کے تمام گھر کو ڈھا دیتا ہے"۔ شاباش اڈیٹر صاحب ہزارہا ایسے خیالات دنیا میں پیش آچکے۔ اور لاکھوں نے آپ جیسی پکار مچائی کہ اب مسیحیت دنیا سے مٹ جائے گی۔ لیکن مسیحی تعلیم اب تک قائم ہے صرف مسیح سے انسان خدا کی بابت تسلی پا سکتا ہے اور اپنے گناہوں سے مخلصی اور سلامتی حاصل کرسکتا ہے کاش کہ آریہ صاحبان اپنی قومی اصلاح اور دینی تاریخ اس اصول کے مطابق بنا دیں جو یسوع مسیح سے حاصل ہوتا ہے۔

ای ۔ ایم ۔ ویلی

ماہ حال میں ایک بڑے پرانے مشنری صاحب جو امریکن پریسبٹیرین مشن کے متعلق اس ملک میں خدمت کرتے تھے۔ جنکا نام پادری ای ۔ پی ۔ جے ۔ بروس تھا۔

اپنا سفر پورا کرکے اپنی زمینی خدمتوں سے فارغ ہو گئے۔ ان کی وفات پنچگنی میں واقع ہوئی۔ پر اُن کا دفن ستارہ میں ہوا۔ جہاں مشن اسکول کے بڑے مکان میں مرہٹی زبان میں ان کے دفن کی عبادت پاسٹر پادری ہریپا گیکوونے مرہٹی میں کرائی ایک بڑا ہجوم جمع ہوگیا تھا اور بہت سے ہنادو جنہوں نے پادری صاحب کیساتھ برسوں کا کام کیا تھا دور دور سے آگئے تھے اور جب لاش وہانسے اُٹھا کر قصبے کے مشرقی کنارے پر قبرستان میں لے چلے تو طالب العلموں۔ استادوں اور ہنادوں عورتوں اور لڑکوں کا ایک بڑا گروہ اور پانچ مشنری صاحبان پیدل لاش کیساتھ چلے اور قبرستان میں ہوتنگکر زبان انگریزی میں سٹیفن کے ایک کرنیل صاحب نے عبادت کرائی ایک مختصر وعام مرہٹی زبان میں کیگئی اور خداوند کی دعا پڑہی گئی اور تب "خاک کو خاک کے" سپرد کر دیا۔ مرحوم صاحب موت کے وقت ۷۰ برس کی عمر میں تھے۔ بڑے نیک مزاج اور خلیق تھے بہت سال خداوند کی خدمت اس ملک میں کی تھی۔ سنہ ۱۸۷۳ء میں وہ اس ملک میں پہلے آئے تھے۔ اس ملک میں اب اُن کی میم صاحبہ اور ایک لڑکی امریکن مرہٹی مشن کے متعلق خدمت کرتی ہے۔ ایک بیٹا یورپ میں تعلیم کے محکمہ میں ملازم ہے اور دو بیٹے اور دو بیٹیاں ملک امریکہ میں ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا مرحوم کے رشتہ داروں کو تسلی بخشے

ہمعصر بمبئی گارڈین ایک اور بزرگ پادری جے گیلسن مرگیسن صاحب کی موت کی خبر شائع کرتا ہے ۷۴ برس کی عمر میں دو ماہ کا عرصہ ہوا کہ ملک انگلستان میں انتقال کر گئے۔ صاحب مرحوم ۵۰ برس تک اس ملک میں خداوند کی خدمت کی تھی وہ بڑے محنتی اور کئی دینی جماعتوں کے بانی تھے آخر کار اپنے آرام میں داخل ہو گئے۔

ہمارے ملک پر کل قسم قسم کی مصیبتوں اور آفتوں کے حملے ہو رہے ہیں اور لوگوں کی حالت ان مصائب کی وجہ سے بہت نازک ہو رہی ہے جس کے مونہہ سے گزرے ہوئے وقتوں کا ذکر آتا ہے اور موجودہ زمانے کو روتا ہے۔ پر لوگ اگرچہ پوچھا کرتے ہیں کہ ایسے زمانے کے آنیکا کیا سبب ہے پر گناہ کی غایت اور برائی کے بڑھ جانے کو جو بری طرح سے سب میں اثر کر رہا ہے خیال نہیں کرتے۔ یہ بات صاف ظاہر کر رہی ہے کہ گناہ اور برائی کے زیادہ ہونے کے سبب سے یہ خدا کی طرف سے آفتیں بطور سزا کے نازل ہو رہی ہیں۔ نہیں تو یہ بُرا حال بلا وجہ کیوں ہو۔ ست اپدیش کے لائق ایڈیٹر ہمارے ملک ہندوستان کو ست کا اپدیش دیتے ہیں جو بالکل سچ ہے۔ اُن کے ذیل کے فقرے نہایت غور کے لائق ہیں:

"اے ہندوستان اگر پلیگ ہیضے بخار قحط اور افلاس کے نہایت خطرناک صدموں سے بھی تو بیدار نہیں ہوتا۔ تو بتا اب اور کونسی چیز تیری بیداری کے لئے درکار ہے۔ قدرت کے اشارے کو سمجھ اور محبت کل اور نیکی کل بھگوان کے پریم بھرے جتنوں کو دیکھ اور پریم مجسم ہو جا تاکہ ہر طرف سے تو اس کے پریم اور کل نیکی اور بھلائی کے ہاتھ کو دیکھنے لگے اُٹھ جاگ اور صرف اپنا نہیں بلکہ دنیا کا بھلا کرنے کے لئے کمر باندھ۔" ہمارے خیال میں صرف باتوں سے یہ ملک جگایا نہ جائیگا اس کے جگانے کے سامان اگرچہ قدرتی طور پر بہت کچھ ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں مگر ہندوستان پر انکا اثر کچھ نہیں ہوتا بلکہ حالت ابتری کی طرف جاتی ہے ایسا ہی حال ایک شہر یروشلم کا تھا جو خداوند یسوع مسیح کے زمانے میں ہر طرح سے جگائے جانیکے لئے آگاہ کیا گیا تھا پر وہ نہ جاگا حالانکہ کلام خدا مجسم ہو کر خود اُس کو جگاتا تھا پر وہ نہ جاگا اس لئے اُسکا جو حال ہوا وہ پڑہنے والوں کو بخوبی معلوم ہے کہ کیسی سخت آفتیں اُس شہر اور ملک پر نازل ہوئیں اور اب تک وہ ملک فی الحال تباہ ہو رہا ہے اور اسکے باشندے تمام روئے زمین پر آوارہ ہیں اگر یہ ملک تو بگڑے اور نہ سدھرے تو ضرور ایسا ہی حال آخر کار ہوگا۔ کب تک خدا اس کی حالت کا صبر کریگا؟ ہماری رائے میں جب تک ہندوستان سچے مذہب کو اختیار نہ کریگا وہ ہرگز جگایا نہ جائیگا۔

ریویو۔ تبر اسلام۔ فی الحال مہاشہ دھرم پال نے "تحل اسلام" نامے ایک رسالہ مسلمانوں کے برخلاف لکھا ہے جس میں اس نے محمد صاحب اور محمدی مذہب کی تعلیم پر اعتراض کئے ہیں۔ اب اسکا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے رسالے "تبر اسلام" میں دیا ہے یہ رسالہ مولوی صاحب موصوف نے ریویو کے واسطے ہمارے پاس بھیجا ہے اور یہ ہماری نظر پر اب پڑا ہے ہم نے اس کو شروع سے آخر تک پڑہا ہے جواب ترکی بترکی ہے پانچویں فصل سے جواب دینا شروع کیا اور بارہ فصل تک کا جواب دیا ہے اس کے بعد شجر اسلام کا نقشہ بنایا ہے اور تمام دنیا میں اسلام کے شجر کے پھیلنے کا نظارہ دکھلایا ہے بعد میں ایک نظم میں نہایت دلسوز حال اسلام کا ظاہر کیا ہے اس کے بعد اسکے مہاشہ دھرم پال کے رسالے "اساطیر الاولین" کا مختصر سا جواب دیا ہے جسکا نام "رجم الشیاطین" رکھا ہے اور آخر میں ایک اشتہار درج کیا ہے جو مہاشہ دھرم پال اور دوسرے دو آریہ صاحبان کی نسبت اُنہیں کی شخصی باتوں کی بابت ہے

مولوی صاحب نے الزامی جواب بہت دیئے ہیں جو درست بھی ہیں اور شروع رسالے میں چھوٹی سی

سلطان

باب دہم

خانہ آبادی

صبح کو میں نے اپنا خواب مس صاحبہ سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ پھر میں نے عرض کی کہ پھر کیا میں تیار ہوں اگر آپ مجھے سنبھال سکیں مس صاحبہ نے فرمایا کہ جب تم چاہو میرے گھر پر آجاؤ میں ہر طرح تمہاری مدد کو تیار ہوں سو ہم نے آپس میں دن اور وقت مقرر کیا۔ مسیا کی رات تھی صبح کو سب عورتیں جمنا پر غسل کو گئیں میں بھی اٹھی اور تیار ہوئی بہت عورتوں میں میرا کیا پتہ لگتا تھا۔ میں مس صاحبہ کی کوٹھی چلی آئی۔ اُن کا بھلا ہو کہ انہوں نے مجھے بیٹیوں کی طرح قبول کیا۔ دوسرے دن شہر میں شور مچگیا کہ پادری رام کی بہو نکال کر لیگئے۔ آریوں نے مس صاحبہ کی کوٹھی کو آگھیرا۔ میں بہت گھبرائی مس صاحبہ مجھے تسلی دیں کہ ذرا نہ گھبراؤ۔ تمہیں کوئی نہیں لیجا سکتا۔ پہلے ہمیں قتل کریں تب تم پر ہاتھ چلاویں۔ آریا ایسے تیز ہورہے تھے کہ ان کے غصہ سے میں کانپ رہی تھی وہ چاہتے تھے کہ مس صاحبہ کے بنگلہ کو آگ لگادیں تعجب یہ کہ مسلمان بھی اُن کیساتھ حالانکہ آپس میں کیسے دو دشمن ہیں۔

تب پادری صاحب نے پولیس میں اطلاع دی۔ کپتان پولیس آیا اور سب کو نکال دیا۔ اور انہیں کہا کہ عدالت میں جاکر نالش کرو۔ ورنہ گرفتار کئے جاؤگے۔ آخر عدالت میں نالش ہوئی۔ مجھے بھی عدالت میں جانا پڑا۔ میرا سسر مدعی تھا۔ اس کی طرف سے کئی ایک وکیل اور بیرسٹر تھے سب آریا۔ مس صاحبہ میرا حال دیکھکر گھبرائیں کیونکہ مجھ پر ایسا خوف چھایا کہ منہہ سے کلام نہ نکلے۔

مس صاحبہ مجھے وہاں ایک الگ کمرے میں لے گئیں اور وہاں دعا کی اس وقت مجھے ایسی طاقت معلوم ہوئی کہ بلا خوف حاکم کے سامنے آگئی میں نے عدالت میں صاف صاف بیان کیا کہ میرا خاوند مسیحی تھا اور میں بھی مسیحی ہوں کسی نے مجھے ترغیب نہیں دی میں اپنی خوشی سے عیسائی ہوئی ہوں۔ ایک آریا وکیل نے کہا کہ تم کو یہ گوری گوری میمیں دہوکا دیتی ہیں تم اپنے سسر کے پاس آجاؤ ہم تمہاری شادی کروادیں گے میں نے دلیری سے جواب دیا (چونکہ وہ ہمارے رشتہ داروں میں سے تھا میں اسکو جانتی تھی) تین برس سے تیری ماں بیٹھی ہے اور دو برس سے تیری بہن بیوہ بیٹھی ہے پہلے ان کو جاکر خصم دلوا میں تو مسیحی ہوں میں نے مسیح کو قبول کیا ہے وہی میرا خاوند ہے مجھے اور کوئی خاوند نہیں چاہئے میرے اس کہنے پر کچہری بھر میں کھلبلی پڑگئی۔ وکیل بڑا شرمندہ ہوا کسی نے مجھے کچھ نہیں کہا آخر میرا سسر آیا اور میرے پاؤں پر سر دھر دیا اور رو کر کہا کہ ہماری عزت کو برباد نہ کر۔ گھر کو چل جس چیز کی تجھے ضرورت ہے مجھ سے لے۔ اُس وقت میرے آنسو نکل آئے میں نے دیکھا کہ مس صاحبہ کا چہرہ میری حالت دیکھکر زرد ہوگیا خبر نہیں کہ انہوں نے کیا سمجھا۔ میں حیران تھی کہ سسر کو کیا جواب دوں۔ ایک طرف مسیح اور دوسری طرف سسر میں نے ہاتھ لمبا کر کے مس صاحبہ کا ہاتھ پکڑ لیا کہ میں مسیحی ہوں اور مسیحی رہونگی اور مسیح کو نہیں چھوڑونگی۔ عدالت نے میرے سسر کو ہٹا دیا اور مجھے آزادگی بخشی کہ جہاں چاہوں رہوں سو میں مس صاحبہ کے ساتھ یہاں چلی آئی۔ انہوں نے مجھے اپنی بیٹیوں کی طرح لکھایا پڑھایا سکھایا۔ میں بہت خوش رہتی ہوں۔ اور اب آپ کو دیکھکر میرے سارے غم بھول گئے محمود کو بھی آپ کسی وقت لاویں۔ میں انکو بھی دیکھنا چاہتی ہوں۔

سلطان۔ اگر پہلے ہم کو اطلاع ہوتی کہ آپ یہاں ہیں تو وہ ضرور ساتھ آتے۔ میں آپ کے ایمان اور فضل کا حال سنکر بہت بشاش ہوا۔ خداوند آپ کو زیادہ زیادہ فضل بخشے میں امید کرتا ہوں کہ جب محمود سنیگا کہ آپ مسیحی ہیں اور یہاں ہیں تو وہ ضرور آویگا اور بہت خوش ہوگا۔

جمنا۔ میں آپ کی اس عنایت کی شکرگزار ہوں کہ آپ نے میری مدد کی ہے آج شام کو رہتک سے ایک لڑکی آنے والی ہے وہ چند روز میرے ساتھ رہیگی کیونکہ مس صاحبہ چاہتی ہیں کہ جبتک دوسری مس صاحبہ پہاڑ سے نہ آویں وہ یہاں رہے کہ میں کسی وقت اکیلی نہ رہوں

سلطان۔ کون لڑکی ہے۔ کیا نام ہے۔

جمنا۔ بابو گھنشی کر کے وہاں ایک کیٹی کسٹ ہے۔ اس کی صاحب زادی ہے۔ الیزا نام

راوی۔ سلطان الیزا کا نام سنکر مسکرایا

جمنا۔ آپ ہنسے کیوں؟

سلطان یونہی۔ آپ کچھ خیال نہ کریں اب میرا سلام پھر کسیوقت حاضر ہونگا۔

راوی۔ سلطان وہاں سے چلا آیا۔ اور جمنا کا سلیقہ گفتگو اور انگریزی لہجہ کیونکہ سب گفتگو اس نے انگریزی میں کی۔ دیکھکر حیران ہوا۔ اُس کی یہی مزاج پر عش عش کرنے لگا بلکہ کچھ اور خیال بھی جی میں آنے لگا۔ جب گھر میں پہونچا تو محمود نے کہا کہ خوب آج تو دن ہی گذر آئے۔

سلطان۔ یار کیا بتاؤں۔ تمہارا خیال نہ ہوتا تو میں ابھی کب آنے لگا تھا۔

محمود۔ کیوں کیا تھا۔

راوی۔ تب سلطان نے تمام حال جمنا کا اور ساری گفتگو اور اس کی لیاقت علم و فضل سلیقہ وغیرہ کی بابت سنایا اور یہ بھی کہا کہ لو آج الیزا بھی آتی ہے۔ محمود جمنا کا حال سنکر بہت شادمان ہوا اور الیزا کی آمد پر خوشی اور بھی دوبالا ہوئی۔ اب سلطان کو چھیڑنے لگا۔

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

یسوع ناصری

گذشتہ اشاعت سے آگے

جواب۔ اس خیالی دعوٰی کی تردید اور بینات اس بات کے کہ واقعات مندرجہ عہد جدید متعلقہ یسوع ناصری فی الواقعی ظہور میں آئے تھے۔

ہم جانتے ہیں کہ سارے راشنلسٹ جو جو ہسٹر اس سے پہلے اور بعد میں ہوئے اسی طرح کے خیال سناتے گئے اور کوئی حقیقی ثبوت ایسے دعووں کا کسی نے نہ دیا۔ بڑی مشکل جو انہوں نے اپنے لئے پیدا کر لی وہ فوق العادت کام ہیں جو یسوع ناصری کو منسوب کئے گئے ہیں اور ان کی کوشش یہ رہی کہ ان کو انجیل ہی سے نکالیں یا الٹی سیدھی تاویلیں کریں اور جب کوئی صورت بن نہ پڑی تو اس خیال کو مصلحت آمیز جانا کہ ایسی تمام باتوں کو پیروؤں کا ایجاد کیا ہوا افسانہ قرار دیویں جو یسوع سے ۲۰۰ سو برس بعد جاری ہوا تھا۔ اس سے پہلے ایسا کوئی یسوع ناصری نہیں تھا جس کو عیسائی اب مانتے ہیں۔ مگر ہم کو اس بات سے واسطہ نہیں کہ یسوع ناصری سے دو سو برس بعد سولھویں صدی تک کیا کیا خیالات یا افسانے لوگوں نے جاری کئے تھے بلکہ اس بات سے غرض ہے کہ جو زمانہ اور ملک اور سنگت یسوع ناصری کے ظہور واقعی کے انجیل میں بیان کئے گئے ہیں اور یسوع ناصری جیسا انجیل مروجہ میں پیش کیا گیا ہے وہ حقیقت میں اس زمانہ میں ہوا تھا یا نہیں اور اس کے دو سو برس بعد کا حال بھی سمجھ لیا جائیگا۔

(۱) وہ زمانہ جس میں خداوند ظاہر ہوا تواریخی زمانہ تھا۔ جس میں ایسے افسانے ایجاد نہیں ہو سکتے تھے۔ ڈائیوجینیز لائیرٹیس ڈائیوڈورس، لوسی، پلوٹارک، ویلیری اس ٹیکیٹس اور یوسیفس مورخوں کا زمانہ تھا۔ مدت سے رومیوں اور یونانیوں میں ان کے مورخ تھے۔ یوسیفس یہودی مورخ تھا۔ سر کہیں تواریخی باتوں کی طرف رجوع تھا ایسے زمانہ میں خیالی افسانے کیونکر ایجاد ہو سکتے تھے۔ تاکہ لوگ انہیں سچ مانیں؟ اور کیونکر ہو سکتا تھا کہ گویا آن کی آن وہ افسانے مسلم ہو جاتے؟ فسانہ سازی کا زمانہ گذر گیا تھا اور وہ لوگ خود ان پہلے افسانوں کو افسانہ ہی جانتے تھے۔

یاد رہے کہ افسانہ کا آغاز و رواج ایسے زمانوں میں ہوا کرتا تھا جو کسی قوم کے تواریخی زمانہ سے پہلے تھے۔ یعنے قوموں کی بچپن میں ایسی دیومالا بنتی رہی ہیں جبکہ لکھنے کا علم نہ ہو اور جہالت کا زور ہو لیکن جب عقل آجاتی ہے اور ضمیر جاگ جاتا ہے تو عالم فسانہ غائب ہونے لگتا ہے جیسا کہ رومن کاتھلک سنتوں کے معجزانہ افسانوں کا سولھویں صدی کے بعد سے حال ہوا ہے۔ قیصر اگسٹس کا زمانہ نہ صرف تواریخی زمانہ تھا بلکہ علمی زمانہ تھا جس میں مقدس راویوں نے مسیح کا ظاہر ہونا بیان کیا ہے۔ اس میں فسانہ بازی مشکل تھی۔

پھر افسانوں میں خاص وقت اور خاص جگہوں اور خاص موقعوں سے بالکل کام نہیں لیا جاتا اور بعید از خیال اور دور از فہم و فراست قصے کہانیاں جن کی طرف وزیرچند صاحب اشارہ کرتے ہیں اور ہیں جو یونان اور مصر اور جرمنی اور سکینڈی نیویا اور ہندوستان کے خیالی دیومالاؤں میں پائے جاتے ہیں جن میں وقت اور جگہ اور حالات متعلقہ کی کوئی قید نہیں ہے اسبات کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے میں رگوید کے دیوتوں کی مثال دیتا ہوں چنانچہ اس کے گیت اگ بانی۔ فلک سورج اور وایو وغیرہ سے دعائیں ہیں یا ان کی استت ہیں۔ مگر رفتہ رفتہ یہ آریہ دیوتوں کے خاص نام ہو گئے حالانکہ ان ناموں کے درحقیقت کوئی حقیقی شخص نہیں ہوئے تھے۔ وہ سب فرضی دیوتے ہیں جو کبھی ہستی میں نہیں آئے صرف مصنفوں نے اپنے اپنے ذہن سے ایجاد کئے تھے یعنے اندر اگنی۔ ورن۔ سرما۔ سوما۔ ماروت وغیرہ۔ البتہ یہ موجودہ قدرتی آگ ہوا۔ آندھی اور سورج وغیرہ ضرور تھے اور اب بھی ہیں۔ مگر وہ دیوتے جو ان چیزوں سے یا ان کی آڑ میں فرض کئے گئے تھے۔ ان کی کوئی ہستی نہیں تھی جن کی پیدائش وغیرہ کی نسبت بھی وید کے مصنفوں نے اپنے رنگا رنگ خیال دوڑائے تھے۔ اور فقط اپنے اپنے خیال کے موافق اپنا اپنا دیوتا بنایا اور اس کی صفتیں گائیں۔ اس زمانہ میں کتابت نہ تھی زبانی کام چلتا تھا۔ میکس ملر صاحب لکھتے ہیں کہ لفظ تواریخ کے لئے ہندوؤں میں کوئی لفظ نہیں ہے قدیم ابتدائی زمانوں سے اب تک ہندو دماغ میں یہ بات آئی ہی نہیں کہ صحیح تواریخ جو ثبوت پر مبنی ہو کیا چیز ہے ہندو مصنفوں نے اپنے جغرافیہ اور نجوم کی طرح علم تاریخ کو بھی اپنے دماغ سے تجویز کیا۔ کروڑ برس لکھ دینا ویسا ہی آسان تھا جیسا سو برس لکھنا۔ بڑا ہندسہ زیادہ تر لبھانیوالا ہوتا تھا۔"
On account of the Vedas page 20

یہی سبب ہے کہ وزیرچند صاحب کے رسالہ آریہ مت یہ لکھا گیا ہے سنہ ۱۹۷۲۹۴۹ اس پر اگر وہ چار درجے اور بڑھا دیتے تو کسی نے ہاتھ پکڑ لینا تھا۔ البتہ ہم طلب کرتے ہیں کہ اس مت کو تواریخی واقعات سے ثابت کرو۔ سو دیکھئے صاحب فسانہ گری کے لئے ایسے لوازمات ہوتے رہے ہیں اور یونانیوں اور رومیوں کی دیو مالا بھی اسی طرح بنی تھی۔ مگر تواریخی

زمانہ کے بعد بند ہوگئی اور پرانے زمانہ کی کتابیں صرف اُن دیوتوں کے ناموں سے بھری رہ گئی ہیں۔ جن کی بابت کہا جا سکتا ہے کہ وہ مر گئے ہیں۔ جیسے بَل۔ مَرُدوک۔ جوپیٹر۔ جوتو۔ اپالو۔ منروا۔ تھمور۔ ووڈن اور یہی حال ویدک دیوتوں اور ہندو اوتاروں کا ہوا ہے وید میں کے بھجنوں کی کیفیت بھی ایسی ہی بے سروپا ہے مگر اس کا ذکر پھر کبھی سناؤنگا۔ اور مجھے اُمید ہے کہ وزیر چند صاحب سمجھ جائیں گے کہ افسانہ کس طرح بناکرتا تھا۔ (باقی آئندہ)

ویدک شائستگی

پھر اسی سوکتہ کے ۱۰ ویں رچہ میں لکھا ہے کہ جس رجراشوا نے بھیڑیئے کو سو بھیڑ کاٹ کر دے دی تھیں۔ اُس کو اس کے باپ نے نابینا کر دیا تھا اے دونو وید دو سیر اناستیا (یعنے اشون) اس کی دونوں آنکھیں دیکھ نہیں سکتی تھیں تم نے اُن دونوں آنکھوں کو دیکھنے کے قابل کیا تھا" اس کی بابت قصہ یہ ہے کہ برشاگیر کا بیٹا رجراشوا نام ایک راجرشی تھا دونوں اشون دیوتا ایک گدھے پر سوار ہوا کرتے تھے۔ اشون کی سواری گدھا رجراشوا کے پاس بھیڑیا بنکر ظاہر ہوا۔ رجراشوا نے شہر کے لوگوں کی ۱۰۱ بھیڑ کاٹ کر بھیڑیئے کی خاطر تواضع کی اس طرح لوگوں کے نقصان کرنے سے رجراشوا کا باپ اس پر بہت غصہ ہوا اور اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ ڈالیں اس پر رجراشوا نے اشون دیوتاؤں سے دعا مانگی۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ انہی کی سواری کی خاطر و تواضع کے لئے رجراشوا اندھا ہو گیا۔ تو انہوں نے اُس کو بینائی بخشی۔ ۱: ۱۱۷ م ۱۶ و ۱۷ میں پھر اشون کی طبابت کا ذکر ہے۔ خیر ویدک دیوتا طبیب ہوتے ہوں یا نہ ہوتے ہوں انسان تو ضرور ہی طبیب ہوتے تھے۔ چنانچہ رگوید ۹: ۱۱۲: ۱ میں لکھا ہے کہ "طبیب بیماری چاہتا ہے" یعنے بیماری پھیلے تو طبیب کا کام چلے پھر ۹: ۱۱۲: ۳ میں لکھا ہے "میں ستوتر بنانے والا ہوں میرا بیٹا طبیب اور میری بیٹی پتھر پر جو بھونتے والی ہے"۔

۱۷۔ پیشہ اور ذات

ان دنوں میں اہل ہنود کے مختلف پیشہ والے مختلف ذاتوں میں منقسم ہیں۔ کیا ویدک زمانے میں بھی ایسے ہی تھے؟ "میں ستوتر بنانے والا ہوں میرا بیٹا طبیب اور میری بیٹی پتھر پر جو بھونتے والی ہے" (۹: ۱۱۲: ۳)۔ اس رچہ سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ویدک زمانے میں ایک ہی خاندان کے مختلف اشخاص مختلف پیشہ اختیار کرتے تھے۔ لازم نہ تھا کہ ستوتر بنانے والے کا بیٹا ستوتر ہی بنائے طبیب کا بیٹا طبیب ہی بنے۔ اور پھر بھی بجا ہشت و ہشت پھر بھی بجا ہی رہے۔ علمار نے اس امر کی بخوبی تحقیقات کی اور انہوں نے متفق الرائے ہوکر قرار دیا کہ ویدک زمانے میں یعنے جن دنوں میں رگوید منتر رچے گئے ویدک آریوں میں ذاتوں کا تفرقہ مطلق موجود نہ تھا۔ اور مختلف پیشہ والے مختلف ذاتوں میں تقسیم نہ تھے۔ (اس امر کی پوری پوری کیفیت دیکھو مصنف کا رسالہ ذات سچا میں)

جنرل لیک میموریل سکرپچر پرائزز

۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۰ء

یہ امتحان مورخہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء کو منعقد ہوگا۔ پنجاب کے باشندوں اور شمالی مغربی سرحدی باشندوں کیلئے انعامات کی دو جماعتیں ہیں (۱) جو ۲۳ سال کی عمر سے نیچے ہیں (۲) جنہوں نے کسی کالج میں تعلیم حاصل نہیں کی اسمیں داخل ہو سکتے ہیں۔ تمام طالب علموں کو چاہئے کہ اپنے ہیڈ ماسٹروں یا مسٹر سینیر کی معرفت اپنی درخواستیں بمعہ سند عمر اور ولدیت کے قبل از ماہ جون پاس جناب پادری ڈبلیو پی ہیرس صاحب مقام لاہور وال نجاب بھیج دیں۔

طالب علم تین درجوں میں امتحان دینگے۔

(۱) کسی مذہب کے طلبا جنہوں نے یکم جون سنہ ۱۹۰۸ء میں امتحان مڈل پاس کیا ہے۔

(۲) غیر مسیحی جنہوں نے یکم جون سے پیشتر مڈل کا امتحان پاس نہیں کیا ہے۔

(۳) مسیحی جنہوں نے یکم جون سے پیشتر مڈل کا امتحان پاس نہیں کیا ہے۔

اگرچہ پچھلی دو جماعتوں کے مضامین یکساں ہونگے مگر ان کے کاغذات مختلف ہونگے۔

ہر ایک جماعت میں تین انعام ہونگے جو عـــہ ۔ عہ ۔ صہ روپیہ کے ہونگے۔

جس لڑکے نے ایک دفعہ انعام حاصل کر لیا ہے اس میں دوبارہ داخل نہیں ہو سکتا۔

اُن لڑکوں کو سندات دیجاتی ہے جو ایک ثلث نمبر یا کل میں سے آدھے نمبر پاتے ہیں۔

جوابات یا اردو میں یا انگریزی زبان میں لکھنے چاہئیں۔

چونکہ چار انعامات سینیر کے مسیحیوں کو دیئے جاتے ہیں۔ اسلئے ایک انعام عـــہ روپیہ کا غیر مسیحی امیدوار کو دیگا جو اس درجے میں پاس ہوگا۔

امتحان کیلئے مضامین

جونیرس سنہ ۱۹۰۹ء

پرانا عہد نامہ

خروج ۱ سے ۲۰ باب تک

نیا عہد نامہ

لوقا کی انجیل خصوصاً تمثیلات

جونیرس ۱۹۱۰ء

پُرانا عہدنامہ

یشوع ۱ سے ۱۱ باب تک اور

۲۲ سے ۲۴ باب تک

نیا عہدنامہ۔

متی کی انجیل خصوصاً خداوند

یسوع مسیح کا پہاڑی وعظ

سینیرس ۱۹۱۰ء

پُرانا عہدنامہ

خروج ۱ سے ۲۰ باب تک

اور ۳۲ سے ۳۴ تک

نیا عہدنامہ

یوحنا کی انجیل ۱ سے ۷ باب تک

اور ۹ سے ۱۲ تک اور ۱۸ سے

۲۱ تک اور اعمال ۱ سے ۱۵ باب تک

سینیرس ۱۹۱۲ء

پُرانا عہدنامہ

یشوع ۱ سے ۱۱ تک اور ۲۳ سے

۲۴ باب تک اور ۱ سموئیل ۱ سے ۱۱

باب تک

نیا عہدنامہ

اعمال ۲ سے ۹ باب تک اور

پہاڑی وعظ

المشتہر

پادری ڈبلیو۔ پی۔ ہیرس۔ نارووال پنجاب

ایڈیٹر انوار الاسلام کے چند سوالوں کے جوابات

دینی مخالفت جس کے ساتھ تعصب کی ترچھی نگاہ اُس کو دو بھی سچائی سے دور پھینک دیتی ہے اور متعصبی اپنے مخالف کی کسی سچی اور سیدھی بات کو بھی قابل اعتراض سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ کسی اچھے نتیجے تک نہیں پہنچ پاتا۔ ایسی حالت میں کسی امر پر بحث کرتے وقت سچائی تک پہونچنا نہایت دشوار بلکہ ناممکن ہے لیکن اگر کوئی انسان محقق اور سچ کی تلاش کرنیوالا ہوکر کسی بات کی تحقیق کرے تو البتہ بے تعصب اور سچائی کو قبول و تسلیم کرنے والا ہوکر کسی بات کی تہ تک پہونچ سکتا ہے پر ایک شخص پر جس کے دل میں مخالفت کا جوش بھرا ہوا ہے اور اس کے اوپر تعصب کی اندھی عینک لگائی ہوئی ہے ہر بات بات میں نکتہ چینی اور حجت لگانا پسند کرتا ہے اور ایک اچھی اور مشکل بات کو جس کا سمجھنا بھی اُس کے اور دوسروں کے لئے ذرا مشکل ہے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑاتا ہے۔ حقیقت کس طرح سے کھل سکتی ہے اور وہ راہ ہدایت کیونکر حاصل کر سکتا ہے۔ وہ ہرگز راستی کو پا نہیں سکتا۔ بلکہ اصل حقیقت اس سے پوشیدہ رہیگی یہی حال ہمارے معزز ایڈیٹر انوار الاسلام کا ہے اس نے اپنے رسالہ موّرخہ ۱۵ فروری ۱۹۰۹ء میں دو مضامین تثلیث کے برخلاف لکھے ہیں اعتراضات کیا ہیں بات بات میں تمسخر اور ٹھٹھا ہے۔ سنجیدگی اور متانت کا بالکل نام و نشان نہیں۔ اپنی دانست میں ایک لاجواب اور مدلل مضمون تحریر کیا ہے مگر ذرا سا بھی انصاف والا شخص اس کی روش کو پسند نہ کریگا کچھ ضرورت نہیں کہ ٹھٹھے کا جواب ٹھٹھے میں دیا جاوے پر تاہم ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ خاص خاص باتوں کا جواب جن میں معترض کی غلط فہمیاں ہیں ان کی اور دوسروں کی بہتری کے لئے دیا جاوے اس لئے ہم بطور اختصار جواب دیتے ہیں۔

پہلے مضمون میں ۱۰ سوال ہیں جن کا جواب ذیل میں ہے۔

(۱) **قولہ**۔ اقانیم ثلاثہ میں سے بزعم عیسائی ایک خدا باپ ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس سے کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی۔ یا اُس جزو سے کوئی خارج نہیں ہوا تو وہ باپ کاہے کا ہوا اور جب اس نے مسیح کو زندگی بخشی تو خدا کس کا ہوا جو تین چیزوں میں تقسیم ہو سکتا ہے وہ چھ چیزوں میں بھی بٹ جاتا ہے۔ تب خدا کہاں رہا

اقول۔ اول تو معترض تثلیث کے مسئلہ کو سمجھتا ہی نہیں کیونکہ ان کے پیشوا حضرت محمد صاحب بھی اس کو نہیں سمجھے اور ناواقفی کی وجہ سے خدا مریم و یسوع کو ہی تثلیث سمجھ بیٹھے ہیں حالانکہ ایسا کسی مسیحی نے کبھی خیال تک نہیں کیا۔ آپ بسم اللہ ہی غلط کرتے ہیں۔ ہم مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ باپ بیٹا اور روح القدس یہ تین اقنوم ایک واحد خدا ہے ہم ان کے جزو نہیں مانتے اور نہ بائبل میں ایسی کوئی تعلیم ہے۔ ہم خدا کو ازلی باپ مانتے ہیں جو اپنی تمام صفات میں بیٹے اور روح القدس کے ساتھ یکساں ہے۔ تثلیث ہی ہے جو ایک واحد خدا ہے سب کچھ پیدا ہوا آپ ایک کو دوسرے سے الگ کر کے سمجھنے میں غلطی کھاتے ہو

(۲) **قولہ**۔ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کس طرح کہا جاوے جب کہ خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا ہی نہیں کیا۔ بلکہ وہ ہمیشہ سے اس کے ساتھ ازلی ہے ازلی کی صفات ہمیشہ ازلی ہوا کرتی ہے ازلی خالق۔ ازلی مالک۔ ازلی معلی ازلی اعلیٰ ازلی رازق پھر کس طاقت سے خدا باپ اور بیٹے میں فرق کر دیا۔ عیسائیو ذرا جواب سوچکر دینا۔

اقول۔ باپ۔ بیٹا اور روح القدس تثلیث کے تینوں اقنوم تمام صفات میں برابر ہیں۔ اگر ایک ازلی ہے تو دوسرا اور تیسرا بھی ازلی ہے۔ ازلی باپ ازلی بیٹا اور ازلی روح القدس۔ علیٰ ہذا القیاس تمام صفات تینوں اقنوم میں ازلی ہیں۔ جبکہ وہ صفات رکھتے ہوئے ازلی ہیں تو پھر آپ کا پیدائش کا سوال اٹھانا فضول ہے ہاں مسیح مسیح کا جسم میں ظاہر ہونا دوسرے معنوں میں پیدا ہونا ہے الٰہی ذات کے ساتھ وہ ازلی ہے مگر گنہگار بنی آدم کے بچانے کے بڑے کام کے لئے وہ دنیا میں ظاہر ہوا اور مولود بنا پر اُس کی الوہیت کبھی پیدا نہیں ہوئی۔ دیکھو یوحنا ۱ باب

(۳) **قولہ**۔ پھر تیسری روح القدس کو سپرٹ پاک روح کیوں کہا جاوے۔ جبکہ باپ اور بیٹا ہمیشہ سے پاک اور سپرٹ ہیں۔

سائنٹیفک فلاسفر عیسائیو اگر اس اعتراض کا جواب دے دیا تو تمہارا دین سچا ہوگا اور روح القدس جبکہ ازلی ہے تو اس کی مختلف طاقت باپ اور بیٹا دونوں سے کیوں ہو گئی اور کس نے کی۔

اقول۔ معترض اس میں صریح غلطی کرتا ہے جس حال

میں کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ تینوں اقنوم ہر بات میں برابر ہیں کسی میں کسی بات کی کمی و بیشی مطلق نہیں بلکہ وہ قدرت جلال بزرگی وغیرہ تمام الٰہی صفات میں مساوی و برابر ہیں تو خاص پاکیزگی میں آپ نے اُن کو کس طرح سے مخصوص کر دیا۔ پاک روح تو صرف اس کا نام ہے پر یہ اس کو دوسرے دو اقنوم سے کسی طرح علیحدہ نہیں کرتا۔ معلوم نہیں آپ نے یہ کہاں سے پڑھ کر اعتراض نکالا ہے اس کی کوئی مختلف طاقت باپ اور بیٹے سے الگ نہیں ہے بلکہ جو اس کی صفات ہیں وہی باپ اور بیٹے کی ہیں۔

٭ (دوسرا) **قولہ** ۔ روح القدس ازلی ابدی تمام صفات میں کامل تو ہم عجیب گورکھ دھندا ہے کہ باپ اور بیٹے کے ملنے سے پیدا ہو۔ کونسی کیمیائی ترکیب سے مثبت یا منفی کے ملنے سے یا نگیٹو یا پازیٹو کے شرارہ سے یا سپرٹ زدہ یا آکوم سے یا دو سپرٹ کی رگڑ سے یا حرارت غریزی و مقناطیسی طاقت سے

اقول ۔ معترض کی اس میں بھی بڑی غلط فہمی ہے کوئی عیسائی یہ نہیں مانتا کہ روح القدس باپ اور بیٹے کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ تثلیث کے تینوں اقنوم ازلی مانے جاتے ہیں۔ پھر پیدا ہونے کا سوال فضول نہیں تو اور کیا ہے؟

(دہم) **قولہ** جب کہ خدا میں تمام صفات کاملہ تھی تو وہ ناقص ہے اسی طرح بیٹے میں صفات کاملہ نہیں تو وہ بھی ناقص ہے روح القدس باپ بیٹے کا طفیلی ہے خود بخود نہیں تو یہ بھی ناقص ہے پس ناقص ناقص ناقص برابر ہے ناقص تین نہ خدا ہی کا نہ بیٹا نہ روح القدس۔

اقول ۔ کون کہتا ہے کہ خدا میں صفات کاملہ نہ تھی وہ تمام صفات سے موصوف ہے باپ بیٹا اور روح القدس واحد خدا تمام صفات الٰہی سے موصوف ہے۔ معترض فضول اعتراض اٹھا کر خود جواب دینے کی کوشش کرتا ہے اور بائیبل یا کسی کتب مقدسہ کا کوئی حوالہ پیش نہیں کرتا بحث کا یہ ایک عجیب ڈھنگ نکالا ہے۔ کیا یہ کوئی انصاف ہے؟

(دی) **قولہ** جب کہ تثلیث کامل ایک خدا کے برابر ہے تو جب یہ تینوں بی بی مریم کے رحم میں رہے خون غلیظ پیتے رہے تو نو ماہ تک زمین و آسمان کی بادشاہت کس کے سپرد تھی عیسا یو کہو اٹھو بی بی مریم کے منگیتر یوسف نجار کے سپرد کر جو محض ٹھوکتا اور دنیا کو سنبھالے ہوئے تھا۔

اقول ۔ معترض کا اعتراض کیسا فضول ہے کہاں الٰہی ذات اور اس کی الٰہی صفات کہاں انسانی بناوٹ اور ساخت۔ خدا کو جسم میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی تثلیث واحد خدا کی قدرت سے جو نہایت عظیم وقادر ہے ایک وجود انسانی تیار کیا گیا اور کلام جو دوسرا اقنوم الٰہی ذات کا ہے مجسم ہوا۔ اس اسرار کو نہ تو آپ سمجھنے کی کوشش کرتے ہو اور نہ کلام مقدس کو مطالعہ کرتے ہو۔ صاف لکھا ہے کہ نفسانی آدمی اس کلام کو سمجھ نہیں سکتا کیونکہ روحانی باتیں روحانی طور سے بوجھی جاتی ہیں۔

(دی) **قولہ** ۔ باپ ازلی۔ بیٹا ازلی۔ روح القدس ازلی۔ تو عیسایو فلاسفر و بتاؤ تو سہی کہ بی بی مریم اس وقت کہاں تھی۔

اقول ۔ معترض فضول اور ناجائز سوال کرتا ہے کیونکہ وہ دو باتوں کو ملاتا ہے جن میں آسمان اور زمین کا فرق ہے۔ الٰہی ذات رکھتے ہوئے بیٹے باپ اور روح القدس کیسا فقط ازلی ہے۔ پر وہ گنہگاروں کے نجات دینے کے بڑے کام کے لئے مجسم ہو گیا۔ اس سے اس کے ازلی ہونے میں کوئی فرق نہیں آ گیا خدا کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔ اس کی ذات لاتبدیل ہے کہاں خدا اور اس کی ذات کہاں انسان اور اس کی حیثیت

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

معترض غلط فہمی میں پڑ کر ایسے خیالات پیش کرتا ہے ورنہ وہ ایسا کہنے کی جرات نہ کرتا۔ (باقی آئندہ)

واقعی سچ ہے۔

المسیح کی زندگی بے مثل ہے اس کی مانند بننا خیال محال ہے۔ امریکہ کے جن اشخاص نے اسباب کی کوشش کی ناکامیاب ہوئے ایک ہفتہ بھی ویسی زندگی بسر نہ کر سکے۔ نہایت مشکل امر ہے ان لوگوں کے واسطے جو سرکاری ملازم۔ اور دنیاداری کے کاروبار میں پھنسے ہوئے ہیں ناممکن ہے کہ ایک دن بھی المسیح کی طرح بسر کریں۔ وہ دنیوی قانون سے بندھے ہوئے ہیں انسانوں کی غلامی میں گرفتار ہیں وہ بے چارے معذور ہیں ان پر ترس کھانا چاہئے۔

میری رائے میں وہ لوگ جو دن بھر پکارتے ہیں کہ مسیح کی مانند بنو اور جن کی زندگی کا مدعا یہی ہے۔ کہ اپنی روزانہ زندگی سے مسیح کو پیش کریں ان کے واسطے غالباً یہ آسان امر ہوگا۔ بلکہ وہ تو بار بار ایسی زندگی کا تجربہ بھی کر چکے ہونگے امید ہے کہ میری یہ درخواست ہندوستان و پنجاب کے مشن کے خدام کی خدمت میں ناجائز نہ ہوگی کہ وہ جن کو دنیاداروں کی سی دقتیں اور قانونی مشکلات پیش نہیں آتیں۔ صرف ایک ہی ہفتہ مقرر کریں کہ مسیح کی سی زندگی بسر کریں اور پھر اپنا اپنا تجربہ بذریعہ اخبار شائع کریں۔ اس میں ہر مشن اور کلیسیا کا مسیحی تجربہ کرنے کا حق دار ہے مشنری بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں امریکہ کا تجربہ تو ہم نے دیکھ لیا۔ اب ہم اپنا تجربہ جو مشن کے کار رہے ہیں۔ دیکھیں کیا اس میں کسی قدر کامیابی ہو سکتی ہے یا نہیں ہم مشن والوں کے واسطے تو بہت آسان ہے۔ یا مسیح اُمدد نی۔

٭ فٹ نوٹ ۔ معترض نے ۲ دفعہ ۳ سوال کا نمبر لگا دیا ہے یہ شاید غلطی ہے۔ پر ہم اس کا نمبر ویسے ہی لگاتے ہیں۔

کلکتہ میں ہندوستان کے
مختلف مذاہب کا جلسہ

۹۔۱۰۔۱۱ اپریل ۱۹۰۹ء کو کلکتہ کے عالیشان ٹون ہال میں ہندوستان کے مختلف مذاہب کے جلسہ کا اجلاس بہت دھوم دھام اور کامیابی کے ساتھ ہوا۔ کلکتہ کے مشہور فاضل قانون دان اور محب وطن بابو شارد اچرن متر صاحب۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایل کہ جو حال میں ہی ہائی کورٹ کی ججی کے ممتاز عہدے سے اپنی میعاد ختم کر کے علیحدہ ہوئے ہیں۔ اس جلسے کے بانی مبانی اور روح رواں ہیں۔ چونکہ بابو صاحب موصوف کے حالات کے متعلق ہم کچھ علیحدہ لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسلئے یہاں پر ان کے متعلق اس قدر کہنا کافی ہے کہ اس کانونشن کے اجلاس کی اُمید سے بہت بڑھ چڑھ کر کامیابی زیادہ تر انہی کی کوششوں اور قابلیت اور اعلیٰ مرتبہ کے اثر کا نتیجہ سمجھنا چاہئے۔ پہلے دن جب کانونشن کا اجلاس شروع ہوا تو اس میں کلکتہ کے بہت سے مشہور تعلیم یافتہ لیڈر فاضل بڑے بڑے رئیس تجارت پیشہ کے مختلف حصوں کے ہندو، مسلمان، عیسائی، موسائی، بودھ، جین وغیرہ وغیرہ جماعتوں کے مختلف قسم کے مذہبی خیالات کے پرتی مذہبی اور ہزاروں کی تعداد میں عام پبلک وقت مقررہ سے پیشتر اس وسیع ہال میں جمع تھے اور ایک عظیم الشان اور قابل یادگار جلسے کا نظارہ پیش کر رہے تھے بنگال کے علاوہ آسام۔ بنارس، لکھنؤ، متھرا۔ لاہور، بمبئی، مدراس، منگلور، ناگپور وغیرہ مقامات سے مختلف مذاہب کے پرتی مذہبی اس خاص موقعہ کی تقریب میں وہاں پر آئے ہوئے تھے۔ اور بہت سے یورپین اصحاب کے علاوہ کئی لیڈیاں بھی شریک جلسہ تھیں۔ سینکڑوں پرجوش بنگالی نوجوان والنٹیروں کے طور پر مختلف طرح کی سیوا کا کام کر رہے تھے۔ اور کیا باہر سے آئے ہوئے ڈیلیگیٹوں کے ٹھہرانے۔ سبھا میں ان کے پہونچانے اور ان کی ضروریات کو پورا کرنیکا بندوبست کرنے اور کیا سبھا کے استھان کو سجانے اور حاضرین جلسہ کو ہر طرح سے آرام پہونچانے کا کام وہ دلی شوق اور توجہ سے کر رہے تھے عالیشان ٹون ہال بہت عمدگی مگر سادگی کیساتھ اس موقعہ کے لئے آراستہ کیا گیا تھا۔ اس کے بلند ستون بسنتی اور سبز کاہی رنگ کے سودیشی کپڑے کے تھانوں سے منڈھے ہوئے تھے۔ اس کی چھت کو بھی ایسے ہی کپڑوں سے ڈھانپا ہوا تھا۔ ڈیلیگیٹوں کو تھیٹر نما گیلری میں بٹھانے کا انتظام تھا۔ ان کے سامنے بلند بیدی پر پریسیڈنٹ اور ممبران استقبالیہ کمیٹی کے لئے جگہ تھی۔ اور وسیع ہال میں دو ہزار سے زیادہ کرسیاں حاضرین کے لئے رکھی گئی تھیں۔ اخبارات کے رپورٹروں کے لئے جدا میزیں اور کرسیاں موجود تھیں۔ لیڈیوں کے لئے علیحدہ جگہ کپڑے کی حد بندی کر کے مقرر کیگئی تھی۔ اعلیٰ درجے کے دیسی ساز وسامان کیساتھ گانے والی پارٹی کیلئے جدا جگہ مقرر تھی اور ساری جلسہ گاہ ایک پرشان سنجیدہ اور بارعب جلسے کا اثر ڈال رہی تھی۔

پہلے دن کی کارروائی ٹھیک بارہ بجے دوپہر کے وقت شروع ہوئی۔ وقت سے پیشتر اس جلسے کے مجوزہ پردھان آنریبل مہاراجہ دربھنگہ صاحب والنٹیروں کے جلوس کے ہمراہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ممبران منیجنگ کمیٹی اور ڈیلیگیٹوں نے ان کا عمدہ طور سے پرخیر مقدم کیا۔ سب کے بیٹھ جانے پر گان پارٹی نے بنگلہ کوئی گیت گانے کے دیسی ساخت اور دیسی طرز کے باجوں سے عمدہ سر نکالے کہ اُن کے سامنے ہارمونیم اور آرگن مات پڑتے تھے۔ اور واقعی میٹھے سروں سے جو تازگی اور فرحت دل کو حاصل ہوسکتی ہے وہ اس سے ہویدا تھی افسوس کہ پنجاب میں ابھی تک اس قسم کا سر اور ہنر پایا نہیں جاتا

کچھ عرصہ تک یہ میٹھی آواز گانے کے سازوں سے نکلتی رہی۔ اس کے بعد سری یکت شارداچرن متر ایم۔ اے۔ بی۔ ایل نے بحیثیت انتظامیہ کمیٹی کے چیرمین کے ایک مختصر تقریر میں مہاراجہ بہادر دربھنگہ کو اس کانونشن کا پریزیڈنٹ بنائے جانے کی تجویز پیش کی۔ اس تقریر میں انہوں نے مہاراجہ صاحب کی تعریف کرنے علاوہ کنونشن کی مختصر تاریخ اور مختلف مذاہب کے لوگوں میں نزدیکی کی ضرورت بھی ظاہر کی۔ اُن کی اس تجویز کی تائید راے بہادر بابو نریندرو ناتھ سین ایڈیٹر اخبار انڈین مرر نے ایک مختصر تقریر کیساتھ کی حاضرین نے پرجوش تالیوں کیساتھ اس تقریر کو پسند کیا۔ اس کے بعد بنگالی زبان میں ایک گیت گایا گیا یہ گیت پرارتھنا کا تھا اور اس کے گائے جانے کے وقت قریباً سارا مجمع کھڑا ہو گیا۔ گیت کے ختم ہونے پر آنریبل مہاراجہ بہادر دربھنگہ نے اپنا چھپا ہوا ایڈریس پڑھا کہ جس میں مختلف بڑے بڑے مذاہب کی موٹی موٹی باتوں کا ذکر کر کے ان کے بعض مشترکہ اصولوں کا ذکر کیا گیا تھا اور اسباب کی ضرورت ظاہر کی گئی تھی کہ لوگ ایک دوسرے کے نزدیک ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ عمدہ سلوک اور برتاؤ کرنے کی کوشش کریں۔ ایڈریس ختم کرنے کے بعد قریباً ایک بجے مختلف مذاہب کے متعلق مضامین کے پڑھے جانیکا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے

جوڈازم

یعنی موسائی یا بنی اسرائیل کے مذہب کے متعلق مضامین رکھے گئے تھے اس مذہب کے متعلق تین مضمون تھے سب سے پہلا مضمون بہت اعلیٰ درجے کی قابلیت اور عمدگی کیساتھ لکھا ہوا تھا۔ کیا مسلمان اور کیا عیسائی لوگ، عام طور پر یہودیوں کو جس قدر بُرا بھلا کہتے اور



کو سستے رہتے ہیں وہ مذہبی لٹریچر کا مطالعہ کرنے والوں سے پوشیدہ نہیں ہے قرآن مجید کی بعض تفسیروں میں تو یہودیوں کو جس قدر برا بھلا کہا گیا ہے اس کی کچھ حد نہیں۔ مگر اس لائق مضمون نگار نے موسائی مذہب کی فضیلت کو ایسی نئی رنگت میں بیان کیا اور مذہب عیسائی اور اسلام کو نہ صرف اپنا خوشہ چین اور مقروض بلکہ عمدہ چیز کو بگاڑ دینے والا ایسی عمدگی سے ظاہر کیا کہ لوگوں نے بے اختیار کئی بار انہیں چیئرز دیئے۔ لیکن افسوس کہ جوڈائزم پر خوبصورت ملمع چڑھا کر جس قدر اس مضمون نگار نے اسے پیش کیا تھا۔ اس قدر ان کے بعد ایک اور یہودی صاحب مسٹر ایم۔ ای۔ ڈوی کوہن صاحب نے اس مذہب کی تنگ اور دقیانوسی تعلیم کو شدومد کے ساتھ ظاہر کر کے پہلے اثر کو بہت کچھ ضائع یا یوں کہو کہ ساری تصویر کو مکمل کر کے موسائی مذہب کے عیب و ثواب کو دیکھنے کے لائق کر دیا۔ اتنے میں دو بج گئے اور آدھ گھنٹے کے لئے آرام کرنے کے واسطے جلسہ برخاست ہوا۔ آدھ گھنٹے کے بعد گھنٹہ بال بجا اور دوبارہ مجمع ٹون ہال میں اکٹھا ہو گیا جس پر جوڈائزم کے متعلق تیسرا پرچہ پڑھا گیا۔ جو مسٹر ڈیوڈ کا لکھا ہوا تھا۔ اس میں بہت کچھ دونوں پرچوں کا تکرار تھا۔ باقی آئندہ۔

شعر و سخن

غزل

جھکے ارض و سما ہیں سب مسیحا کی عبادت میں
ملائک انبیا اور رسل ہیں سب اس کی اطاعت میں۔
بھلا مجھ ہیچمیرز سے کیا تعبیر ہو اس کی
زباں تقریر میں سمجھے۔ قلم اس کے کتابت میں
گناہوں میں ہوا پیدا خطاؤں سے ہوا سیدا
نجس ہے روح بدن میرا گناہوں کی غلاظت میں
شب دیجور کی مانند ہے تاریک دل میرا
لڑکپن سے جوانی تک بڑا ہوں میں بطالت میں
سراپا گناہ آلودہ ہے صورت مری از بس۔
گناہوں پر گناہ کرنا یہی ہے میری عادت میں
دل ناداں تو باز آ جلد اپنی اس جہالت سے
خجالت و ندامت ہو نتیجہ ایسی حالت میں
نتیجہ جانتا ہے تو ملیگا کیا تجھے آخر۔
عدالت میں دھرا جائیگا تو روز قیامت میں۔
پکڑ دامن یسوع کا وہ تیرا ضامن ہے یوں کہتا
ہراساں ہو نہ تو مطلق میں ہوں تیری حمایت میں
تو مت گھبرا فقط ایمان لا اور پاس میرے آ
بہایا ہے خون میرا اور یہ تیری ضمانت میں۔
میں سر آنکھوں سے آتا ہوں تیرے دربار پر خداوندا
بھلائی ہر دو عالم کی ہے تیری زیارت میں۔
تو ہی معبود ہے میرا تو ہی مسجود ہے میرا
دعا ہے یہ مری ہر دم رہوں تیری رفاقت میں
مسیحا نے کیا ہے پاک دل تیرا نجم پیارے۔
تصدق کر دے مال و جان تو اب اُسکی محبت میں

راقم فرینک نجم الدین نجم تلمیذ حضرت واعظ از ڈیرہ غازیخاں

غزل

از نتائج طبع منشی رلا خاں نظامی کرتارپوری تلمیذ مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل۔

خداوندا تو خالق ہے۔ تو ہی ہے مہرباں میرا
تو ہی میرا منجی ہے۔ تو ہی روزی رساں میرا
مجھے طاقت تو دے ایسی بجا لاؤں تیری مرضی
میری روح مستعد ہو جسم ہے گو ناتواں میرا۔
یہ منزل ہے لٹیروں کی مسافر ہوں میں پردیسی
مجھے نہ لوٹ لے کوئی مسیح ہو پاسباں میرا۔
یہ ہے اک شیر شرزہ جو پھرے چاروں طرف ہر دم
تو اس ابلیس سے مجھ کو بچا کر ہو شباں میرا
چھپاؤں کیوں بھلا تجھ سے کیا میں نے ہے جو جو کچھ
نہیں کوئی مگر تو ہے حقیقی راز داں میرا۔
رکھا قدموں پہ عیسیٰ کے ہے سر اپنا بت کافر
تو پھر کیونکر بتا تیرا ہو سنگ آستاں میرا۔
نظامی گو نہیں ہوں سعی میں سحر گوئی میں
مگر سب سن کے خوش ہونگے بیاں خورد کلاں میرا

انتخاب الاخبار

ملک سکاٹلینڈ کی نیشنل بائیبل سوسائٹی

ملک سکاٹلینڈ کی نیشنل بائیبل سوسائٹی کو گذشتہ ۱۹۰۸ء میں ۳۲۲۹۱۴ پونڈ چندہ وصول ہوا گذشتہ سال سے ۱۳۲۶۳ پونڈ زیادہ ہوا۔ اس سوسائٹی نے ۲۵۸۳۷۵ بائیبل کی جلدیں شائع کیں ۴۴۰۸۰۴ جلدیں سال گذشتہ سے زیادہ شائع ہوئیں اشاعت کا شمار ۰۰۰۴۴۱۹ غیر زبانوں میں تھا جو دیگر ممالک کو رومن کیتھولک اور غیر مسیحیوں کی طرف بھیجا گیا۔

کنرڈ ہاسپٹل لکھنؤ کو عطیہ

کنرڈ ہاسپٹل لکھنؤ کے متعلق گورنمنٹ نے سر گنج کی پرانی عمارت مشن کو دے دی ہے اور اس کیساتھ ایک ہندو امیر شخص نے ۵۰۰ روپیہ ماہانہ امداد چندہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مشن کی تجویز ہے کہ ہر ماہ ایک ہفتے کے لئے یہ ڈسپنسری کھلا کرے۔

فلپائن ٹاپو میں بائبل کی مانگ

کنیڈا کا ایک اخبار بنام "ایونجیلیکل" مخبر ہے کہ فلپائن ٹاپو میں بائبل کی مانگ اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ باوجود اس کے امریکن اور برٹش بائبل سوسائٹیاں مل کر کام کرتی ہیں اور ...... اہل فلپائن ۹ مختلف زبانیں بولتے ہیں اور ان کے لئے سب زبانوں میں بے شمار کتابیں شایع ہوتی رہتی ہیں حال میں بائبل کا شوق ان لوگوں کو اتنا زیادہ ہوا ہے کہ پوری بائبل کہ جس کی تیاری میں بہت وقت درکار تھا۔ یہ سوسائٹیاں ٹھہر نہ سکیں اور بائبل کے مختلف حصے شایع کر کے دینے پڑے جب تک کہ پوری بائبل تیار ہو کر ان کو نہ دی جاوے تب تک وہ ان کو مطالعہ کریں۔ اور اس ٹاپو کے مشنری صاحبان اب کئی زبانوں کے ترجمے پوری بائبل کے کرنے میں لگے ہوئے ہیں جو ایک بڑا مشکل کام ہے۔

ترانہ اینڈ بائبل میڈیکل مشن

اس مشن کی آمدنی جو اس ملک اور دوسرے ملک سے آئی ۳۱۹۵۲ پونڈ ہوئی ہے اور خرچ ۳۰۰۰۲ پونڈ ہوا اس سوسائٹی کے سٹیشن لکھنؤ۔ بنارس۔ پٹنہ۔ ناسک۔ اکوہ اور جونپور ہیں اس سوسائٹی میں ۰ ۵ مشنری اور ۳۹ بائبل ووُمن ہیں کل کارندے ۰۰ ۳ ہیں۔

نیشنل مشنری سوسائٹی کا نیا کھیت

نیشنل مشنری سوسائٹی کے دوست اس خبر کے سننے سے بہت خوش ہونگے کہ یہ سوسائٹی اپنا کام جنوبی ہندوستان میں بھی بڑھانے والی ہے وہ ملک حصہ سیلم ضلع کا اوملر حصہ ہے اگرچہ یہاں لندن مشنری سوسائٹی کا کام تھا لیکن اُس نے دس سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ اپنا کارندہ وہاں سے بلا لیا تھا۔ نرکل مشنری صاحبان اس سوسائٹی کے کام کے شروع کرنے سے بہت خوش ہیں اُمید ہے کہ نیشنل بورڈ بھی اس کو منظور کریگا یہاں پر کام یونیٹڈ چرچ آف سوتھ انڈیا کے اصول کے مطابق ہوگا۔　　کرسچن پیٹریٹ

ایک مسیحی اخبار کا ازسرِنو جاری ہونا

اس خبر سے ہم کو خوشی ہوئی کہ انڈین کرسچن مسنجر جس کے بند کئے جانیکا اعلان بھی ہو چکا تھا اب مسٹر نتھانیل جادون صاحب ایم۔ اے کے زیرِ اہتمام شایع ہوگا۔ اور انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کا آفیشل آرگن سمجھا جائیگا۔

دھوبیوں کا سٹرائک

بارک پور میں دھوبیوں کا سٹرائک زور پکڑتا جاتا ہے اس کا سبب یہ ہوا کہ میونسپلٹی نے فی دھوبی ایک روپیہ لائسنس ماہواری لگایا تھا اور چھ ماہ کا پہلے طلب کرتے تھے۔ دھوبیوں نے اس کو بڑا ظلم سمجھا۔ یہ معاملہ بُری صورت پکڑتا جاتا ہے چند کیس ہیضے کے ہو چکے ہیں جو شاید صفائی کے نہ ہونے کی وجہ سے واقعہ ہوئے ہیں جن کے ذمے وار دھوبی بنتے ہیں۔

ہندوستان کا موسم

پچھلے دنوں ہندوستان کے اکثر حصوں میں بارشیں ہوئیں جن کا اثر اکثر مقامات میں پختہ وکشی ہوئی فصلوں اور صحت کے حق میں غالباً اچھا نہ ہوگا البتہ بنگال میں بعض جگہ فصلوں اور مویشیوں کو اس سے فایدہ پہونچا ہے اور پانی کا ذخیرہ جو کم ہو رہا تھا اس کی تلافی کا باعث ہوا۔ کلکتہ میں ہنوز مطلع صاف نہیں ہوا قلت آب کی وجہ سے ہر دو بنگال کے بعض مقامات میں تالابوں اور کنوؤں کو گہرا کرنے کے لئے عطیات دیئے گئے تھے۔ نیز جنگلات کو بھی بارشوں سے تازگی حاصل ہوئی ہے بارشوں کا سلسلہ وسیع تھا۔ لکھنؤ بردوان میں ۲۴ گھنٹوں میں پانچ پانچ انچ مینہ برسا بمبئی انچ جو ممالک متحدہ میں سب سے زیادہ خشک سالی کا شکار بن رہا تھا۔ دو انچ مینہ سے مستفید ہوا۔ منٹگمری الہ آباد دہلی۔ گورکھپور۔ اودے پور۔ جے پور اور کلکتہ میں کم و بیش ایک انچ بارش ہوئی۔ مقامات مذکورہ اور شمالی ہند میں ٹمپریچر کئی درجہ کم ہوگیا ہے اور خشکی عود کر آئی ہے

(پیسہ اخبار ہفتہوار)

حفظ ماتقدم

لفٹنٹ کرنل جی۔ ڈبلیو۔ الیف برٹو انسپکٹر جنرل جیل خانجات پنجاب رقمطراز ہیں کہ استعمال کونین سے کم از کم ملیریا کا حملہ بہت خفیف ہو جاتا ہے استعمال کونین کے بارے میں مختلف باتیں ظاہر کی جاتی ہیں لیکن یہ نہایت ضروری امر ہے کہ موسم خزاں کے چار مہینوں اگست ستمبر اکتوبر اور نومبر میں معینہ ایام پر باقاعدہ کونین کھائی جائے۔ اگر کوئی شخص ان چار مہینوں میں ملیریا سے محفوظ رہا۔ تو اُسے سال کے بقیہ آٹھ مہینوں میں اس سے خوف کھانے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

ایک نیا اسکول

ولایت کی سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کی مفید اور خدا ترس انجمن کی ایک شاخ لاہور میں بھی قایم کیگئی ہے عظیم حادثوں ریلوے یا تشزلگی زلزلہ وغیرہ کے موقعہ پر جو بدنصیب تباہ و مجروح ہوتے ہیں۔ اُن کی مرہم پٹی وغیرہ کی خدمت کرنا۔ اور راحت پہنچانا اس انجمن کا کام ہے لاہور کی شاخ کے پریسیڈنٹ



حضور لفٹننٹ گورنر مقرر ہوئے تقدس مآب بشپ صاحب نے والنس پریسیڈنسی منظور کی اور جلیل القدر بااثر لوگوں کی ایک زبردست کمیٹی مقرر کیگئی اس میں دو صاحبان ہندوستانی ہیں یعنے آنریبل لالہ ہرکشن لعل اور آنریبل لفٹننٹ ملک عمر حیات خاں ٹوانا سی آئی ای۔ دیگر ممبران میں یہ ہیں۔ مسٹر وڈ یونگ مین آنریبل جسٹس راب ٹسن پادری صاحب ڈاکٹر ایسیرمن کیتھلک بشپ لاہور کرنل سی۔ پارسنز کمشنر لاہور۔ کرنل بیٹ سی۔ آئی۔ ای۔ انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات۔ مسٹر گوڈنگ کمانڈر والنٹیر رائفلز۔ مسٹر برٹ منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے مسٹر گرے کمانڈر پنجاب لائٹ ہارس۔ مسٹر گارڈ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم میجر سدرلینڈ پرنسپل میڈیکل کالج پادری صاحب ڈاکٹر ایونگ پرنسپل فورمن کرسچن کالج پادری ورگرم صاحب۔ مسٹر بنیل ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس۔ ڈاکٹر آون صاحب آنریری سیکرٹری نیز مسنز ر۔ پارسنز۔ مسنز پارکر۔ اور مس بی ال صاحبات بھی شامل ہیں۔ اس انجمن کے ماتحت ایک کلاس قائم کرینگے۔ جس میں اسباب کی تربیت کی جاویگی۔ کہ آفت زدہ مجروحوں کی بیمارداری کس طرح کرنی چاہئے کس طرح مرہم پٹی کرنی چاہئے۔ یہ ترتیب بذریعہ مفید لیکچروں کے دیجاویگی۔ ہفتہ وار تربیت دیجاوے گی خاتمہ کورس پر امتحان لیویں گے اور پاس کرنے والوں کو سرٹیفکٹ دیں گے۔ سند یافتہ اُمیدواروں کے ایمبولینس ڈویژن مرتب کئے جاوینگے وہ مہینے میں ایک بار جمع ہوکر مزید عملی تربیت پاوینگے۔ شدید حادثات ریلوے آتشزدگی زلزلہ وغیرہ کے موقعہ پر ان کی خدمات کارآمد ہونگی۔ ایسے ہی ایک کلاس ملازمان پولیس کیلئے قائم کی جاویگی اور اُسکو بھی اس امداد کے طریق کی تربیت دیجاویگی۔

ہوا کو پاک صاف کرنے والا آلہ

ایل ایچ۔ بلوفسنک اینڈ کمپنی ٹائمز بلڈنگ بمبئی مطلع کرتی ہے

کہ ہوا کے خراب ہوجانے پر جب عوارض پھیل جاتے ہیں تو مکانات کو وبائی مادہ سے پاک وصاف کرنے کی غرض سے بہت سے پوڈر اور رقیق دوائیں چھڑکی جاتی ہیں اس دردسر سے نجات دینے کے امریکہ میں ایک جدید آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جس کا نام ازونیٹر ہے یہ دس انچ لمبا پانچ انچہ عریض وعمیق ہے اسے ایک خوشبودار عرق سے بھر کر دیوار پر لٹکا دینے سے کمرے کی ہوا اور تمام اجزا سے پاک وصاف ہوجاتی ہے یورپ وامریکہ کے بڑے بڑے انسٹیٹیوشنوں میں یہ مروج ہوگیا ہے۔ کمپنی مذکور سے آلہ مذکور مناسب قیمت پر مل سکتا ہے۔ ہندوستان جو آئے دن کسی نہ کسی عارضہ وبا کا ہدف رہتا ہے۔ یہاں اسکا تجربہ فایدے سے خالی نہ ہوگا

آدمی کی چوری

زر کی چوری زیور کی چوری گائے۔ بیل۔ بھیڑ۔ بکری اور اونٹ۔ گھوڑے کی چوری مال کی چوری تو ہمیشہ ہوتی ہیں۔ مگر حال میں ایک عجیب واقعہ آدمی کی چوری کا سننے میں آیا ہے سامانہ رائفل کا ایک دیسی سپاہی کچھ دن سے غائب تھا اور پتہ نہیں چلتا تھا۔ کہ اُسے زمین نگل گئی یا چیل اوڑا لے گئی۔ لیکن اب وہ سپاہی مل گیا ہے اور اُس کا بیان ہے۔ کہ آفریدی چور اُسے چرا لے گئے تھے۔ اقوام علی شیرزئی نے راستہ میں آفریدیوں کا مقابلہ کر کے اُسے چھڑا لیا اور پولٹیکل ایجنٹ کورم کے پیش کیا صاحب موصوف نے ان لوگوں کو پچاس روپیہ انعام دے کر سپاہی کو پلٹن میں بھیجدیا۔ سرحدی پٹھان بھی عجیب قماش کے لوگ ہیں۔ کوئی نہ کوئی تازہ گل کھلاتے

ہی رہتے ہیں۔

کلکتہ اور بمبئی کی ٹکسالیں

ماہ فروری کے اخیر تک ۱۵۴۴۹۵۰۰۰ روپیہ کا سونا اور چاندی ہندوستان میں آیا اور اسی وقت تک کلکتہ اور بمبئی کی ٹکسالوں میں ۲۲۸۱۳۰۰۰ روپے ڈھلے اور ۳۲ لاکھ کے چھوٹے سکے بھی اس کے علاوہ بنے جو چاندی کے تھے اور بمبئی کی ٹکسال میں ۶۸۳۴۷۳۶ روپے کے گولے بھی بنائے گئے۔

کتّا کاٹے کا علاج

حضور وائسرائے اور لیڈی منٹو

حضور وائسرائے اور لیڈی پر ایک عجیب افسوسناک واقعہ گذرا پچھلے جمعہ کو آپ ہوا خوری کیلئے نکلے کتا ساتھ تھا آپکے کتے پر کسی اور کتے نے حملہ کیا اور اگرچہ وہ مار کر بھگا دیا لیکن آپ کے کتے کو کچھ زیادہ اذیت پہونچی لیڈی صاحب اور حضور وائسرائے نے اپنے کتے کو پیار کیا اور ہاتھ سے تھپکا۔ تھپکنے کے بعد آپ نے اپنے ہاتھوں پر کتے کی رال لگی ہوئی دیکھی یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کتے نے آپ کے کتے پر حملہ کیا تھا۔ اُس نے تھوڑی دیر بعد ہی ایک آیا اور دو اور شخصوں کو کاٹا۔ اسی وقت کپتان کارٹر صاحب مہتمم شفاخانہ کسولی کو تار دیا گیا اور صاحب موصوف نے فوراً شملہ پہونچکر تجویز کیا کہ حضور وائسرائے اور حضور لیڈی منٹو۔ آیا اور باقی دونوں آدمیوں کو بھی سگ گزیدہ تصور کر کے کتے کے کاٹے کا علاج ہونا ضرور ہے چنانچہ اُسی وقت سے وہ علاج شروع کیا گیا اور حضور وائسرائے معہ اپنی لیڈی صاحبہ کے وائسریگل لاج دہلی وائسریگل میں اب زیر علاج ہیں۔

کسولی کا شفاخانہ کتوں کے کاٹے کے علاج

میں اس قدر مشہور ہوگیا ہے کہ سال گذشتہ میں شفاخانہ مذکور میں ۱۳۵۰ کتّے کے کاٹے مریضوں کا علاج ہوا یہ شفاخانہ وہاں سات برس سے قائم ہے اور اُس کا سالانہ خرچ قریب ۲۳ ہزار روپے کے ہے۔

ہماری دعا ہے کہ حضور لیڈی منٹو اور ان کے شوہر حضور وائسرائے کا یہ علاج اُن کی سلامتی اور ہر طرح کی خیر و عافیت پر ختم ہو۔ (تہذیب نسواں)

گلدستہ اخبار

مانڈلے (برہما) میں آجکل ایک دمدار ستارہ نظر آرہا ہے جس سے لوگ مضطرب نظر آتے ہیں۔

امریکہ میں عیسائی مذہب کی ایک بڑی بھاری کونسل گذشتہ ماہ دسمبر میں ہوئی تھی۔ اس میں عیسائی مذہب کی ۳۳ برانچوں کے ۵۰۰ ڈیلیگیٹ ایک کروڑ ۸۰ لاکھ ممبروں کی طرف سے آئے ہوئے تھے۔ اس میں اور ریزولیوشنوں کے علاوہ ذیل کا ریزولیوشن بھی پاس ہوا ان عیسائی گرجوں کے ممبروں کا یہ مدعا ہوگا کہ جب تک روئے زمین پر ایک بھی شراب کی دوکان ہے تب تک آرام نہ کرنا یعنی شراب کا نام و نشان مٹا دینا۔

امسال بنگال کی پانچ عورتوں نے ایم بی کا امتحان پاس کیا ہے۔ گورنمنٹ بنگال کو از حد مسرت ہے۔

۲۴ اپریل کو ایک بیرسٹر صاحب بھاگلپور سے کلکتہ جارہے تھے ایسٹ انڈیا ریلوے سے انکا پانچ ہزار کا مال چوری گیا

دہلی۔ انبالہ۔ کالکا۔ ریلوے کا سٹیشن دھوکوٹ آگ سے جلکر خاکستر ہوگیا ہے۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۱۴۱۴ اموات ہوئیں۔ صوبجات متحدہ میں ۲۰۸ پنجاب میں ۲۹۷۲

تازہ بارشوں سے پنجاب کی فصلوں کو تقریباً ۵ فیصدی نقصان پہونچا ہے بہ نسبت گیہوں کے جو بہت کچھ محفوظ رہے۔ روغنی تخم بارش سے پہلے اُٹھائے گئے تھے۔ خاصکر چنوں کا زیادہ نقصان ہوا ہے چنانچہ رہتک میں ۳۱ سے ۵۰ فیصدی تک اور دہلی۔ ملتان اور گوجرانوالہ میں علی الترتیب ۲۵-۳۳ اور ۲۰ فیصدی چنوں کی پیداوار میں نقصان ہوا۔

غبارہ بازی اور ہوائی جہازوں کی ترقی کے لئے جرمنی میں پچاس لاکھ سرمایہ سے ایک فنڈ کھولا گیا

خبر ہے کہ سررشتہ ڈاک کے منی آرڈر فارموں کی اصلاح کی جاوے گی نئی قسم کے اوبھرے ہوئے فارم ہونگے۔

دہرہ دون کا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر مسمی موہم سپرو سیشن ہائی کورٹ کیا گیا۔ یہ دو مہینہ قید کی معیاد ہی کی تھی۔

اشتہارات

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

مشن سکول کے لئے ایک کرسچن ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جس نے بی۔ اے۔ یا ایم۔ اے اور نیز پنجاب کی ایس۔ اے۔ وی حاصل کیا ہو اور کم سے کم ایک سال تک ملازمت کی ہو تنخواہ شروع میں ساٹھ ۱۲ روپیہ ماہوار ملیگی۔ درخواستیں معہ اسناد ایڈیٹر نور افشاں کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت

ایس پی جی مشن انگلش اسکول دہلی کے لئے یکم جولائی ۱۹۰۹ء سے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی جو چرچ آف انگلینڈ کا ممبر ہو ضرورت ہے اور نیز انٹرنس پاس اور تجربہ کار ہو تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار سے ۵۰ تک دیجائیگی مکان رہائش مفت ملیگا۔ درخواست معہ نقول سندات بنام پادری اے اے بلیر صاحب ایس پی جی۔ مشن دہلی کی آنی چاہئیں۔

ضرورت

ایک انٹرنس پاس ہندوستانی مسیحی کی ضرورت ہے درخواستیں معہ اسناد پادری ای ایچ۔ ایم والر پرنسپل سی جے ٹرانس سکول بنارس شہر۔

اشتہار

اس سال میں انڈیا سنڈے اسکول یونین کا امتحان مورخہ ۱۰ جولائی پر ہوگا۔ جو اس کی بابت کچھ بات دریافت کرنی چاہتے ہوں ذیل کے پتے پر چٹھی لکھیں پادری فرینڈ جے نیوٹن جائنٹ اگزامنر سیکرٹری پنجاب سنڈے اسکول یونین جالندھر شہر

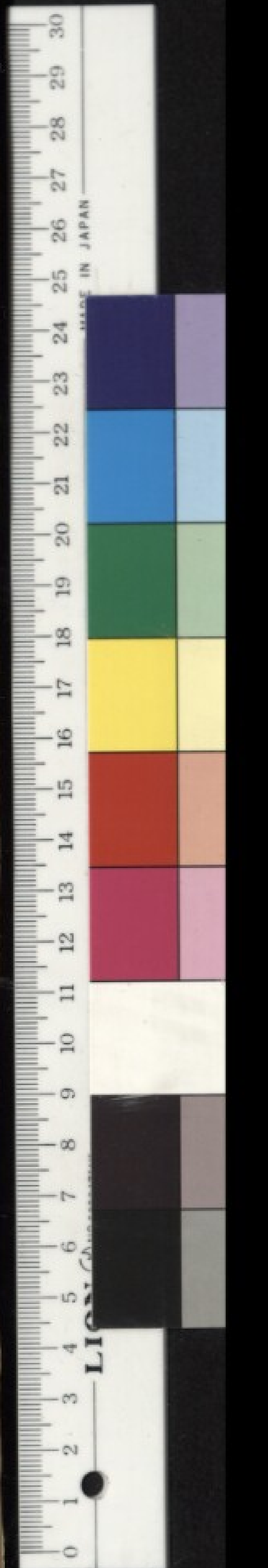
پوسٹکارڈ

لاہور کی مشہور عمارتوں کے فوٹو پوسٹکارڈ دل پر مختلف رنگوں میں چھپے ہوئے عجیب نظارے دکھلاتے ہیں جو حال ہی میں تیار ہوئے ہیں قیمت ۲/ فی درجن اصلی رنگوں میں اور چمکدار

حضور وائسرائے

ولیڈی منٹو صاحب ہاتھی پر سوار لاہور کی سیر کرآئے ہیں یہ فوٹو پوسٹکارڈ پر اتاری گئی ہے فی پوسٹکارڈ ۲/ ربیعہ محصول ۲/

المشتہر ۔ سنگھ اینڈ کمپنی فوٹوگرافرز وڈیلرز ریلوے روڈ نولکھا لاہور





لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف ہم خرچ باتیں ہی کیا ہو. دیکھو گوی کا قیام تھا اور ساتھ ہی
جگہ بجگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہے اسلئے وقت ہو گیا ہے کہ بیس ایک شیشی عرق
کافور گھر میں ڈال رکھے یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ اصلی عرق کافور
۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضہ کا
اکسیر علاج ہے ۱۹۰۰ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب
اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک
لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سرٹیفکیٹ اس
کے موجود ہیں مگر ہوشیار رہیے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۴ر
ڈاک محصول ایک سے تین شیشی تک ۵ر امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا ہے
ضرور آزمایئے اگر آپ بلا قیمت اس کا نمونہ منگوانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک
کیواسطے دو پیسہ ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں اس اخبار کا
کے نام و پتہ صاف صاف لکھ دیجئے پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھے گا۔
المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۴ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں
اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں
تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے
۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے
اگرچہ ممبروں نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا
ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے
ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد
موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے
رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) میں
مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا
لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے اسکول بلا محصول عہ
معہ محصول ہر قیمت ۸ر کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی
خط وکتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے مشنری ڈیپو کی
مینیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو و انگریزی
زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ
درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام
ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ
ایڈیٹر پادری ڈبلیو۔ سی۔ اور پیاور ہمتانہ
سٹینڈرڈ ہندیا پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد
کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر
آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو
اس کا خریدار ہونا چاہئے۔
ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں
شایع ہوتا ہے قیمت عہ سالانہ معہ محصول ڈاک۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ
ہندوستان پنجاب 〃 〃 ۸ر عہ
غیر ملک سے ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شائع ہوا